درس ۱: مقدمات

۱-زبان عربی سیکھنے کی اہمیت

وَأَنزَلْنَا إِلَيْكَ الذِّكْرَ لِتُبَيِّنَ لِلنَّاسِ مَا نُزِّلَ إِلَيْهِمْ وَلَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُونَ (نحل ۴۴)

اور ہم نے آپ پر الذکر (قرآن مجید) اس لئے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے لئے (وہ معارف واحکام) کھول کر بیان کریں جو ان کی طرف نازل کئے گئے ہیں تاکہ وہ غور وفکر کریں۔

۲-مصدر سے فعل کی مختلف صورتیں بنتی ہیں

(۱)ماضی (۲)مضارع (۳)اسم فاعل

(۴) اسم مفعول (۵) امر (۶)نہی

(۷)جحد (۸)نفی (۹)استفہام

۳-مصدر

مصدر کو لغت میں واپس پلٹنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔

مصدر وہ چیز ہے کہ جس سے کوئی فعل یا شبہ فعل صادر ہوتا ہے۔

مصدر کو مصدر اسی لئے کہتے ہیں کیونکہ کلام کی تعمیر اسکی بنیاد پر ہوتی ہے۔

۴-کلام

کلام اس بات کو کہا جاتا ہے کہ سننے والے کو مکمل فائدہ پہنچائے اور اسکے بعد خاموش ہو جانا صحیح ہو۔

مثال: زَيْدٌ قَائِمٌ (زید کھڑا ہے)۔

۵-**فعل ماضی**: اس فعل کو کہتے ہیں جسکا وقت گذر چکا ہو اور اسکا اجل پہنچ چکا ہو۔

مثال: ضَرَبَ (اس ایک مرد نے مارا)۔

۶۔ **فعل مستقبل**: اس فعل کو کہتے ہیں جسکے واقع ہونے کا انتظار کیا جائے لیکن ابھی واقع نہ ہوا ہو۔

مثال: یَضرِبُ (وہ ایک مرد آنے والے زمانے میں مارے گا)۔

۷۔ **فاعل**: فاعل وہ ہے جس سے فعل صادر ہوتا ہے۔

مثال: ضَارِبٌ (مارنے والا)۔

۸۔ **مفعول**: مفعول وہ ہے جس پر فعل واقع ہو۔

مثال: مضروب (مار کھایا ہوا)۔

۹۔ **فعل امر**: فعل کے طلب کرنے کو کہتے ہیں اعلیٰ رتبہ ہونے کی بنا پر کسی ایسے سے کہ جو رتبہ میں کم ہو۔

مثال: اِضْرِبْ (مار)

۱۰۔ **فعل نہی**: فعل کے ترک کرنے کو طلب کرنا اعلیٰ رتبہ ہونے کی بنا پر کسی ایسے سے کہ جو رتبہ میں کم ہو۔

مثال: لَا یَضْرِبْ (اسے مارنا نہیں چاہئے)

۱۱۔ **فعل جحد**: یعنی خبر دینا کہ ماضی میں فعل انجام نہیں پایا مستقبل کے لفظ کے ذریعہ۔

مثال: لَمْ یَضْرِبْ (اسنے ابھی تک نہیں مارا ہے)

۱۲۔ **فعل نفی**: مستقبل میں فعل کے واقع نہ ہونے کی خبر کو مستقبل کے لفظ کے ذریعہ دینے کو کہتے ہیں۔

مثال: لَا یَضْرِبُ (وہ نہیں ماریگا)

۱۳۔ **فعل استفہام**: متکلم کا مخاطب سے کسی فعل کے سمجھنے کے تقاضے کو کہتے ہیں۔

مثال: هَلْ يَضْرِبُ (کیا وہ مارے گا؟)

۱۴-